B.A. PART - II
URDU (H), Paper III

ظرفی لطیفہ

Dr. Md. Shamshad Akhtar

اکبرالہ آبادی بنیادی طور پر مشرقیت کے حامی اور مغربیت کے مخالف ہیں ان کی شاعری کے بیشتر نمونوں کے مطالعے سے یہ بات کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ وہ ہندوستان میں مغربی زبان و تہذیب شورش اور اس کے نتیجے میں ہندوستانیوں کا بالخصوص مسلمانوں کا راغب ہونا انہیں بالکل پسند نہیں اور وہ اپنے اشعار کے ذریعے اپنے خیالات کا کھل کر اظہار کرتے ہیں انہیں ڈر تھا کہ مغربیت کا سیلاب مشرقی تہذیب وتمدن کی جڑیں تک کھود ڈالے گا، حالانکہ وہ اپنے خیالات اور اعمال سے مغربیت کے مخالف تھے لیکن پھر بھی بحالتِ مجبوری انہیں سرکاری ملازمت اختیار کرنی پڑی - انہوں نے اپنی زندگی میں کئی نشیب و فراز سے گزرے اور کچھ ایسے تجربہ کار ہوئے کہ انہوں نے اپنے تمام تر خیالات وجذبات کو شعری پیرائے میں بیان کردیا۔ انہوں نے ظریفانہ اور طنزیہ انداز میں قوم کی اصلاح کرنے کی حتی المقدور کاوشیں کیں۔ ان کے ظریفانہ کلام کی خصوصیت یہ ہے کہ سادگی، شوخی، اور طنز

سبھی کچھ موجود ہے۔

اکبر الٰہ آبادی اپنے خیالات کا اظہار یوں کرتے ہیں کہ مسلمانوں کو حسن عشق کے جھگڑوں سے فرصت کہاں کہ وہ اپنے مستقبل کی فکر کریں گے۔ اپنے انہی خیالات کی تقویت کے لیے، وہ ایک لطیفہ برائے مثال پیش کرتے ہیں

"ایک بار لیلیٰ کی ماں نے مجنوں سے کہا کہ بیٹا اگر تم کسی کالج میں داخلہ لے کر بی اے کا امتحان پاس کر لوگے تو میں بغیر تامل اپنی بیٹی کی شادی تمہارے ساتھ کر دوں گی، اس کے جواب میں نہایت ناراضگی کے ساتھ مجنوں کہتا ہے کہ، عاشقی اور کالج کی تعلیم دو متضاد چیزیں ہیں اور ایک عاشق کو کالج کی تعلیم سے بھلا کیا سروکار، ایک عاشق سے حصول تعلیم کے لیے ضد نہایت نامناسب ہے۔ عشق میں میں خود کو تباہ کر سکتا ہوں، لیکن تعلیم کے لیے خود کو برباد نہیں کر سکتا۔ اگر لیلیٰ سے شادی کی یہی شرط ہے تو میں انتہائی مایوسی کے ساتھ اپنا دعویٰ واپس لیتا ہوں